سبق ۱

حمد

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو حمد کے معنی و مفہوم سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو مظفر وارثی کی حمد گوئی کی خصوصیات کے بارے میں معلومات دینا۔
۳۔ طلبہ کی معلومات میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے حوالے سے اضافہ کرنا۔
۴۔ اصنافِ نظم: حمد، مناجات، نعت اور منقبت شناخت کرنے کے حوالے سے طلبہ کی تربیت کرنا۔
۵۔ طلبہ کو کسی نظم کا مرکزی خیال لکھنا سکھانا۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جھلک	منظر	سحر	صبح	جستجو	تلاش
گونجتا	آواز پھیلنا	رہ نما	رہبر	خلافت	حکمرانی
عنایت	کرم	دہلیز	دروازہ	آہنگ	آواز
منصب	عہدہ	سجدہ	عبادت	شوق	رغبت
سنگ	چٹان	سبزہ	گھاس	گل	پھول
فلک	آسمان	دنیا	جہان	ستارے	نجوم
چاند	ماہتاب	سورج	شمس	پتھر	چٹان
جانور	حیوانات	آدمی	انسان	ہنر	مہارت
قدرت	طاقت	بہا	بہنا	سرفراز	معزز
صفت	خصوصیت	تہذیب	آداب	یکتا	منفرد
فیض	برکت	عزت	توقیر	سرفرازی	عظمت
خوشبو	عطر	زبان	لب	آواز	نغمہ
آہنگ	آواز	جست جو	تلاش، کوشش	خلافت	جانشینی، قائم مقامی

studyplusplus.com (study++)

studyplusplus.com

خم رہے	جھکا رہے	سحر	صبح سویرے	سینۂ سنگ	پتھر کا سینہ
فلک	آسمان، چرخ	منصب آدمیت	آدمی ہونے کا مرتبہ		

حمد کا مرکزی خیال

مظفر وارثی کی حَمد کا مرکزی خیال اللہ تعالیٰ کی بے پناہ عظمت اور اس کی تخلیق کی بے مثال قدرت کو بیان کرنا ہے۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کی صفات کو اُجاگر کرتے ہوئے دُنیا کے ہر کونے، ہر موجودات اور ہر نظام میں اس کی موجودگی کی جھلک دیکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار قدرتی مظاہر جیسے زمین، آسمان، سورج، چاند، ستارے، پھول اور پتھروں میں نظر آتا ہے، جو سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور حکمت کا مظہر ہیں۔

studyplusplus.com (study++)

حمد کا خلاصہ

اس نظم میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے دُنیا اور کائنات کی تخلیق کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہیں۔ شاعر کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی قوت اور اس کی صفات ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں اور ہر موجود چیز میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور نشانیاں موجود ہیں۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ انھیں سجدہ کرنے کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل ہو۔ اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کا پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کا رہنما اور مالک ہے۔

اشعار کی تشریح

بند نمبرا: یہ زمیں ، یہ فلک

ان سے آگے تلک

جتنی دُنیائیں ہیں

سب میں تیری جھلک، سب سے لیکن جُدا

اے خُدا ! اے خُدا

مفہوم

شاعر کہتا ہے کہ یہ زمین اور آسمان، اور ان سے بھی آگے جتنی بھی دنیائیں موجود ہیں، ان سب میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور شان کی جھلک نمایاں ہے۔ ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا عکس دکھائی دیتا ہے، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات ان تمام مخلوقات سے جدا، بلند اور یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مقام ایسا عظیم ہے کہ کوئی اس کی حقیقت اور شان کو مکمل طور پر نہیں سمجھ سکتا۔

تشریح

شاعر نے کائنات کے دو اہم عناصر یعنی زمین اور آسمان کا ذکر کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تخلیق کے مظاہر ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی صناعی اور حکمت جھلکتی ہے۔ شاعر کائنات کی وسعتوں کا ذکر کرتا ہے، جو انسانی تخیل سے ماوراء ہیں۔ وہ یہ بتانا چاہتا ہے کہ زمین اور آسمان سے آگے بھی جو کچھ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا حصہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی اور اس کی صفات کی نشاندہی ہے، جو ہر چیز میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت ہر مخلوق کے اندر جھلکتی ہے۔ شاعر اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوق کی صفات سے پاک اور منفرد ہے۔ وہ نہ کسی کا محتاج ہے اور نہ ہی کسی شے میں محدود ہے۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بندگی کے جذبات کا اظہار کرتا ہے اور اپنی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تسلیم کرتا ہے۔

بند نمبر ۲:

ہر سَحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
سبزہ و گُل کِھلیں سینۂ سنگ سے
گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے
جس نے کی جُستجو
مل گیا اُس کو تُو، سب کا تو رہ نما
اے خُدا اے خُدا

مفہوم

شاعر کہتا ہے کہ ہر صبح ایک نئے رنگ، نئی تازگی اور نئی امید کے ساتھ نمودار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سنگلاخ زمین میں بھی سبزہ و گل کھلتے ہیں، جو اس کی تخلیقی شان کو ظاہر کرتے ہیں۔ کائنات کی ہر آواز اور ہر گونج میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور صفات کا آہنگ سنائی دیتا ہے۔ جو بھی اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تلاش کرتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے کیونکہ وہ ہر ایک کا رہنما ہے۔

studyplusplus.com (study++)

تشریح

شاعر صبح کے منظر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر قرار دیتا ہے، جہاں ہر طلوعِ آفتاب کے ساتھ نئی روشنی، تازگی اور امکانات سامنے آتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طاقت اور رحمت کی علامت ہے۔ یہاں شاعر سنگلاخ زمین یا چٹانوں سے سبزہ اور پھول کے اگنے کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عجائب کاری کو بیان کر رہے ہیں۔ سخت حالات میں بھی زندگی کی نمود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی علامت ہے۔ کائنات کی ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی گونج سنائی دیتی ہے۔ ہوائیں، پرندوں کے گیت، سمندر کی لہریں اور تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اعلان کر رہی ہیں۔ یہ ایک بہت گہرا پیغام ہے کہ جو شخص خلوصِ نیت اور دل کی سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تلاش کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر کسی کے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ ہدایت کے طلبگاروں کو ہدایت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا رہنما اور محافظ ہے، جو گمراہی میں مبتلا لوگوں کو ہدایت دیتا ہے اور انھیں زندگی کا اصل مقصد دکھاتا ہے۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس سے تعلق کو دل سے پکارنے کا اظہار ہیں۔ شاعر اپنی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی شان کا اعتراف کرتے ہوئے اسے خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔

بند نمبر ۳:

ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں
چاند سورج تری روشنی کے نشاں
پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں
جانور، آدمی
کر رہے ہیں سبھی، تیری حمد و ثنا
اے خدا اے خدا

مفہوم

اس بند میں شاعر اللہ تعالیٰ کی بے مثال تخلیقی قدرت اور عظمت کو بیان کرتا ہے۔ ہر ستارے میں ایک الگ جہان آباد ہے، اور چاند و سورج اللہ تعالیٰ کی روشنی اور قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پتھروں کو بھی زبان دی ہے، اور تمام مخلوقات، چاہے وہ جانور ہوں یا انسان، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہی ہیں۔ یہ بند اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کی صفات، اور کائنات کے ہر ذرے میں اس کی موجودگی کا اعتراف کرتا ہے۔

studyplusplus.com (study++)

تشریح

شاعر کہتا ہے کہ کائنات میں موجود ہر ستارہ اپنی جگہ ایک الگ دنیا کا منظر پیش کرتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقی قدرت کی گواہی ہے، جو نہایت وسیع، حیران کن اور ناقابلِ تصور ہے۔ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی روشنی اور ہدایت کے نشان ہیں۔ یہ اس کی حکمت اور قدرت کے ایسے عظیم مظاہر ہیں جو زندگی کی بقا کے لیے ضروری ہیں۔ سورج کی روشنی اور چاند کی چمک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے جلال کی علامت ہیں۔ یہ ایک خوبصورت تشبیہ ہے، جو اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ چیزیں بھی، جو بے جان دکھائی دیتی ہیں، اپنی زبان میں اس کی حمد و ثنا کرتی ہیں۔ یہ اشارہ اس طرف بھی ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی کبریائی کی گواہی دے رہی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات، خواہ وہ انسان ہوں یا جانور، سب اللہ تعالیٰ کی تعریف اور عبادت میں مشغول ہیں۔ ہر مخلوق اپنے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی عظمت کی شکر گزار ہے۔ یہ بیان کائنات کی مجموعی عبادت اور اللہ تعالیٰ کے لیے شکر گزاری کو اجاگر کرتا ہے۔ ہر ذی روح اور بے جان چیز اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہی ہے، کیونکہ وہی سب کا خالق اور مالک ہے۔ شاعر ان الفاظ کے ذریعے اپنی محبت، عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتراف کرتا ہے۔ یہ ایک دل کی پکار ہے جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی خواہش کو ظاہر کرتی ہے۔

بند نمبر ۴:

سونپ کر منصب آدمیت مجھے
تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
شوق سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
خم رہے میرا سر
تیری دہلیز پر ہے یہی اِلتجا
اے خُدا اے خُدا

مفہوم

اس بند میں شاعر انسان کی عظمت اور ذمہ داری کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور بندگی کی دعا کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص منصب، یعنی آدمیت کا شرف اور خلافت عطا کی ہے، جو نہایت بڑی نعمت اور ذمہ داری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہے کہ اسے سجدے کی توفیق بھی عطا ہو، تاکہ اس کا سر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر جھکا

studyplusplus.com (study++)

رہے۔ شاعر کی التجا عاجزی، شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے شوق کا اظہار ہے۔

تشریح

شاعر انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی اور اسے علم، شعور اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ یہ آدمیت کا منصب ہے جو انسان کو باقی مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے۔ اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے انسان کو زمین پر خلیفہ بنائے جانے کی بات کی گئی ہے۔ یہ خلافت انسان کے لیے ایک عظیم ذمہ داری ہے کہ وہ زمین پر عدل وانصاف اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اسے عبادت اور سجدے کی محبت عطا ہو۔ شاعر دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ شاعر اپنی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بندگی کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ دعا کرتا ہے کہ اس کا سر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا رہے، یعنی وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں رہے۔ یہ شاعر کی عاجزانہ درخواست اور اللہ تعالیٰ سے قربت کی خواہش ہے۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو تسلیم کرنے اور بندگی کا اظہار ہیں۔

(بابِ حرم)

مشقی سوالات

(ا) حمد کے متن کے مطابق لفظ لے کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) گونجتا ہے جہاں تیرے ________ سے۔

(ب) ہر ستارے میں آباد ہے اک ________

(ج) پتھروں کو بھی تو نے عطا کی ________

(د) سونپ کر منصبِ ________ مجھے

(ہ) شوقِ سجدہ بھی کر اب ________ مجھے

جوابات

(الف)	آہنگ	(ب)	جہاں	(ج)	زباں
(د)	آدمیت	(ہ)	عنایت		

اہم کثیر الانتخابی سوالات

1۔ ''یہ زمیں، یہ فلک، ان سے آگے تلک'' میں شاعر کس کی تعریف کر رہا ہے؟

(الف) انسان (ب) اللہ تعالیٰ

(ج) چاند (د) سورج

2۔ ''جتنی دنیائیں ہیں، سب میں تیری جھلک'' میں شاعر کا کیا مطلب ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا ذکر (ب) انسان کی عظمت

(ج) کائنات کی تخلیق (د) مخلوقات کی تخلیق

3۔ ''سب سے لیکن جدا، اے خدا اے خدا'' میں شاعر کس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی عظمت (ب) انسان کی اہمیت

(ج) چاند کی اہمیت (د) مخلوق کا علم

4۔ ''ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے'' کا کیا مفہوم ہے؟

(الف) نیا دن آنا (ب) اللہ تعالیٰ کا حکم

(ج) فطرت کی تبدیلی (د) انسان کی جدوجہد

5۔ ''سبزہ و گل کھلیں سینۂ سنگ سے'' میں شاعر کس بات کو بیان کر رہا ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طاقت (ب) انسان کا قدرتی حسن

(ج) چاند کی روشنی (د) فطرت کا کمال

6۔ ''گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے'' میں ''آہنگ'' کا کیا مطلب ہے؟

(الف) روشنی (ب) آواز

(ج) رنگ (د) خوشبو

7۔ ''جس نے کی جستجو، مل گیا اُس کو تُو'' سے کیا مراد ہے؟

(الف) دُنیا کا مقصد (ب) اللہ تعالیٰ کی تلاش

(ج) انسان کا کمال (د) قدرت کا راز

8۔ ''سب کا تُو رہ نما'' کا کیا مفہوم ہے؟

(الف) انسان کی رہنمائی (ب) اللہ تعالیٰ کی رہنمائی

(ج) چاند کا راستہ (د) سورج کی روشنی

studyplusplus.com (study++)

9۔ "ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں" کا کیا مطلب ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کا کائنات میں اثر (ب) ستاروں کی روشنی

(ج) چاند کا جمال (د) سورج کی حرارت

10۔ "چاند سورج تیری روشنی کے نشان" میں شاعر کس کی روشنی کی بات کر رہا ہے؟

(الف) چاند کی (ب) سورج کی

(ج) اللہ تعالیٰ کی (د) زمین کی

11۔ "پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں" میں کس بات کا ذکر ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی قدرت (ب) مخلوقات کا علم

(ج) انسان کی کوشش (د) زمین کی خوبصورتی

12۔ "جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی" میں شاعر کس بات کو بیان کر رہا ہے؟

(الف) انسان کی فطرت (ب) جانوروں کی عظمت

(ج) اللہ کی حمد و ثنا (د) فطرت کی تبدیلی

13۔ "تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے" میں "خلافت" سے کیا مراد ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کا حکم (ب) انسان کا منصب

(ج) مخلوق کی تخلیق (د) دُنیا کی حکمرانی

14۔ "شوقِ سجدہ بھی کر عنایت مجھے" میں شاعر کس چیز کی دعا کر رہا ہے؟

(الف) سجدے کا شوق (ب) علم کا انعام

(ج) دُنیا کی کامیابی (د) فطرت کی سمجھ

15۔ "خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر" کا مطلب کیا ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی عظمت (ب) عجز و انکساری

(ج) انسان کی دعا (د) اللہ تعالیٰ کا حکم

16۔ شاعر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی روشنی کے نشاں کہاں ہیں؟

(الف) زمین اور آسمان میں (ب) چاند اور سورج میں

(ج) سبزہ اور پھول میں (د) پتھروں میں

17۔ شاعر کے مطابق جو جستجو کرے، اُسے کیا ملتا ہے؟

(الف) علم (ب) خدا کی قربت

studyplusplus.com (study++)

(ج) دُنیاوی نعمتیں (د) دولت

18۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کون سا منصب عطا کیا ہے؟

(الف) عقل و شعور (ب) خلافت

(ج) عبادت (د) علم

19۔ شاعر کے مطابق سبزہ اور پھول کہاں سے اُگتے ہیں؟

(الف) زمین کی گہرائیوں سے (ب) سینۂ سنگ سے

(ج) درختوں سے (د) پانی سے

20۔ شاعر کس چیز کے شوق کی دعا کر رہے ہیں؟

(الف) اللہ تعالیٰ کی قربت کی (ب) عبادت کی

(ج) سجدے کی (د) نیکی کی

21۔ شاعر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عظمت کی گواہی کون دیتا ہے؟

(الف) انسان (ب) جانور

(ج) سب مخلوقات (د) صرف فرشتے

22۔ شاعر کے مطابق ہر صبح کیا چیز لے کر آتی ہے؟

(الف) روشنی (ب) نیا رنگ

(ج) امید (د) خوشبو

23۔ اللہ تعالیٰ نے کس بے جان چیز کو زبان عطا کی؟

(الف) زمین (ب) پتھروں

(ج) درختوں (د) پانی

24۔ شاعر کے مطابق ہر ستارے میں کیا موجود ہے؟

(الف) روشنی (ب) زندگی

(ج) ایک دُنیا (د) اللہ تعالیٰ کی عظمت

25۔ شاعر اللہ تعالیٰ سے اپنی کون سی خواہش کا اظہار کرتے ہیں؟

(الف) زندگی کی کامیابی (ب) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے کی توفیق

(ج) دُنیاوی مال و دولت (د) نیکی کا راستہ

studyplusplus.com (study++)

جوابات

1.	(ب)	2.	(الف)	3.	(الف)	4.	(الف)	5.	(الف)
6.	(ب)	7.	(ب)	8.	(ب)	9.	(الف)	10.	(ج)
11.	(الف)	12.	(ج)	13.	(ب)	14.	(الف)	15.	(ب)
16.	(ب)	17.	(ب)	18.	(ب)	19.	(ب)	20.	(ج)
21.	(ج)	22.	(ب)	23.	(ب)	24.	(ج)	25.	(ب)

(۲) حمد کے متن سے متعلق نیچے دیے ہوئے سوالوں کے مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شاعر کے نزدیک ہر سحر کس رنگ میں پھوٹتی ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک ہر سحر نئے رنگ سے پھوٹتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی جدت اور خوبصورتی کو ظاہر کرتی ہے۔

(ب) یہ جہاں ہر دم کس کے آہنگ سے گونجتا ہے؟

جواب: یہ جہاں ہر دم اللہ تعالیٰ کے آہنگ سے گونجتا ہے، جو کائنات کی ہم آہنگی اور نظام کو نمایاں کرتا ہے۔

(ج) حیوانات و جمادات کس کی حمد و ثنا کرتے ہیں؟

جواب: حیوانات اور جمادات سب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں، کیونکہ وہی سب مخلوقات کا خالق اور پالنے والا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب کسے عطا کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کا منصب انسان کو عطا کیا ہے، تاکہ وہ زمین پر اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے۔

(ہ) شاعر باری تعالیٰ سے شوق سجدہ کا طلب گار کیوں ہے؟

جواب: شاعر باری تعالیٰ سے شوقِ سجدہ کا طلب گار اس لیے ہے تاکہ اس کا سر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر جھکا رہے اور وہ اپنے خالق کا شکر ادا کرے۔

اہم مختصر جوابی سوالات

1- اس حمد کا مرکزی موضوع کیا ہے؟

جواب: اس حمد کا مرکزی موضوع اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور انسان کی اس کے ساتھ

studyplusplus.com (studyplusplus)

وابستگی ہے۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کی تخلیقی طاقت اور انسان پر اس کے فضل و کرم کا ذکر کیا ہے۔

2۔ "ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس جملے کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہر صبح نئی امید اور رنگوں کے ساتھ نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

3۔ "سبزہ و گل کھلیں سینۂ سنگ سے" میں کیا پیغام دیا گیا ہے؟

جواب: اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز میں زندگی دے سکتی ہے، یہاں تک کہ سخت پتھر بھی نرم ہو کر زندگی کے آثار ظاہر کرتے ہیں۔

4۔ "گونجتا ہے جہاں تیرے آہنگ سے" کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز اور حکم سے پوری کائنات کی حرکت اور زندگی کی گونج سنائی دیتی ہے۔

5۔ "جس نے کی جستجو، مل گیا اُس کو تُو" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی تلاش کرتا ہے، وہ اُس کی ہدایت اور قربت پا لیتا ہے۔

6۔ "سب کا تو رہنما" سے شاعر کا کیا مطلب ہے؟

جواب: یہاں شاعر یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کا رہنما اور رہبر ہے جو ہر کسی کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔

7۔ "ہر ستارے میں آباد ہے اک جہاں" سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا اثر ہر جگہ موجود ہے، حتیٰ کہ دور دراز کے ستاروں میں بھی اس کی موجودگی نظر آتی ہے۔

8۔ "چاند سورج تیری روشنی کے نشاں" کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی روشنی کے مظاہر ہیں جو دُنیا کو روشن کرتے ہیں۔

9۔ "پتھروں کو بھی تو نے عطا کی زباں" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس جملے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس نے ہر چیز کو اپنی زبان یا طاقت دے کر اس میں زندگی کی خصوصیت ڈال دی ہے۔

studyplusplus.com (study++)

10۔ ”جانور آدمی کر رہے ہیں سبھی تیری حمد وثنا“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا ہر مخلوق میں موجود ہے، چاہے وہ انسان ہو یا جانور۔

11۔ ”تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے“ سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس جملے میں شاعر اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا ذکر کر رہا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنی خلافت عطا کی ہے۔

12۔ ”شوقِ سجدہ بھی کر عنایت مجھے“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس میں شاعر اللہ تعالیٰ سے درخواست کر رہا ہے کہ اسے سجدے کی عبادت کرنے کا شوق اور موقع دے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب جا سکے۔

13۔ ”خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر“ کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: اس جملے میں شاعر اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و انکساری ظاہر کر رہا ہے اور دعا کر رہا ہے کہ اس کا سر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر جھکا رہے۔

14۔ ”ہے یہی اِلتجا، اے خدا اے خدا“ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: شاعر اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست کر رہا ہے کہ اسے اپنی ہدایت اور رحمت سے نوازے۔

15۔ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کیسے کی گئی ہے؟

جواب: اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت اور مخلوقات پر اس کے احسانات کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ہر چیز کی تخلیق کرنے والا اور انسان کا رہنما ہے۔

۳۔ حمد کے متن کے مطابق کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	جوابی کالم (ج)
سینہ	گُل	سنگ
زمیں	سنگ	فلک
سبزہ و	فلک	گُل
چاند	آدمیّت	سورج
منصب	سجدہ	آدمیّت
شوقِ	سورج	سجدہ

studyplusplus.com

۴۔ اعراب لگا کر درست تلفظ واضح کریں۔

فلک	سحر	جستجو	خلافت
آدمیت	منصب	شوق سجدہ	سبزہ وگل

جواب:

الفاظ	اعراب کے ساتھ	درست تلفظ (اردو میں)
فلک	فَلَک	فَ لَک
سحر	سَحَر	سَ حَر
جستجو	جُسْتْجو	جُست جو
خلافت	خِلاَفَت	خِ ـلا ـفَت
آدمیت	آدِمِیَّت	آ ـدَ ـمی ـیَت
منصب	مَنْصَبْ	مَن ـصَب
شوق سجدہ	شَوْقِ سَجْدَہ	شَو ـقے ـسَج ـدَہ
سبزہ وگل	سَبزَہ وَ گُل	سَب ـزَہ ـوَ ـ گُل

اصنافِ نظم بہ لحاظِ موضوع

حَمد

حَمد سے مراد ایسی نظم یا اشعار ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، بڑائی اور صفات کو بیان کرتے ہوئے اس کی تعریف و ثنا کی جائے۔ حَمد کا مقصد اللہ تعالیٰ کی حَمد و ثنا بیان کر کے اس کی الوہیّت کا اعتراف کرنا ہے۔

مناجات

مناجات ایسی نظم یا اشعار کو کہتے ہیں جن میں بندہ اللہ تعالیٰ کی حَمد و ثنا کے ساتھ اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے اور دُعا یا التجا کے ذریعے کچھ طلب کرتا ہے۔

فرق

حَمد میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور صفات بیان کی جاتی ہیں، جبکہ مناجات میں بندہ اللہ تعالیٰ

studyplusplus.com

سے گفتگو کے انداز میں اپنی حاجات پیش کرتا ہے اور اس سے کچھ طلب کرتا ہے۔

نعت کے لغوی معنی

لفظ ''نعت'' کے لغوی معنی تعریف یا مدح کے ہیں۔

نعت کی تعریف

شعری اصطلاح میں ''نعت'' سے مراد ایسی شاعری ہے جو رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف و توصیف کے لیے لکھی جائے۔ اس میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق، کردار، اوصاف اور دینِ اسلام کے لیے آپ کی قربانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

تاریخی پس منظر

نعت کا آغاز حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں ہو گیا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت کعب بن زُہیرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے شعرا نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شان میں نعتیہ اشعار کہے۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور اُردو ادب میں نعت ایک اہم صنف کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔

منقبت کے لغوی معنی

لفظ ''منقبت'' کے لغوی معنی تعریف، توصیف، صفت و ثنا، خاندانی فضیلت، برتری، ہنر یا بڑائی کے ہیں۔

منقبت کی تعریف

شعری اصطلاح میں ''منقبت'' ایسی نظم یا اشعار کو کہا جاتا ہے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اہلِ بیتِ اطہار، آئمہ معصومین، اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیھم اور بزرگانِ دین کے اوصاف، کردار اور خدمات کو بیان کیا جائے۔

وضاحت

منقبت میں ان ہستیوں کی عظمت و فضیلت اور دینِ اسلام کی ترویج میں ان کے کردار کی تعریف کی جاتی ہے۔ یہ اشعار ان کی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور سامعین کے دلوں میں ان کی عظمت کا احساس پیدا کرتے ہیں۔

studyplusplus.com (study++)

۵۔ کتاب میں شامل حمد کی روشنی میں حمد اور مناجات میں فرق واضح کریں۔

جواب: حمد اور مناجات میں فرق:

1- حمد

حمد سے مراد ایسی نظم یا اشعار ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، صفات اور کائنات میں اس کے تخلیقی کاموں کی تعریف کی جاتی ہے۔ حمد میں بندہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور الوہیت کو تسلیم کرتا ہے لیکن اپنی کوئی حاجت یا طلب پیش نہیں کرتا۔ کتاب میں شامل حمد میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق (زمین، فلک، ستارے، چاند، سورج)، اس کے دیے گئے انعامات (منصبِ آدمیت) اور اس کی صفات (رہنما اور عطا کرنے والا) کا ذکر ہے۔

2- مناجات

مناجات ایسی نظم یا اشعار کو کہتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ ساتھ بندہ اپنی عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے۔ مناجات میں اللہ تعالیٰ سے کچھ طلب کیا جاتا ہے، جیسے دعا، بخشش، یا کوئی حاجت۔ کتاب میں شامل حمد میں مناجات کا رنگ بھی ہے، جہاں شاعر شوقِ سجدہ اور اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر سر جھکانے کی التجا کرتا ہے۔

تبصرہ

حمد میں صرف اللہ تعالیٰ کی تعریف ہوتی ہے، جبکہ مناجات میں تعریف کے ساتھ بندے کی حاجت یا دُعا بھی شامل ہوتی ہے۔

نظم کا مرکزی خیال

کسی بھی نظم کے لُبِ لباب کو اس کا مرکزی خیال کہتے ہیں۔ مرکزی خیال عموماً تین چار سطروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

شاملِ کتاب "حمد" کا مرکزی خیال

شاعر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ زمین ہو یا آسمان تُو ہر جگہ اور ہر لمحہ موجود ہے۔ بلاشبہ جو شخص خلوصِ دل سے تجھے ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ یہ کائنات تیری تخلیق ہے

studyplusplus.com (study++)

اس لیے ہر شے اپنی زبانِ حال سے تیری ثنا کرتی نظر آتی ہے۔ میری التجا ہے کہ جہاں تو نے انسان کو اپنی خلافت عطا کی ہے وہاں مجھے شوقِ سجدہ بھی عطا کر!

۶۔ **سکول لائبریری سے مظفر وارثی کی کلیات حاصل کر کے یا انٹرنیٹ کی مدد سے مظفر وارثی کی کوئی اور حمد لیں اور اس کا مطالعہ کر کے مرکزی خیال لکھیں۔**

مظفر وارثی کی حمد ''کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے، وہی اللہ تعالیٰ ہے'' میں شاعر خدا کی عظمت اور اس کی بے مثال قدرت کو بیان کرتے ہیں۔ اس حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ ہی ہر چیز کی تخلیق اور نظام کو سنبھال رہا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا اعتراف اور اس کی رہنمائی کا شکر ادا کیا گیا ہے۔ شاعر کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو اپنے رب کی حقیقت کا شعور حاصل کرنا چاہیے اور اپنی زندگی میں اس کی رہنمائی کی طلب کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

اس حمد کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت اور اس کی حکمت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، وہی ہر چیز کا مالک ہے اور انسان کا فرض ہے کہ وہ اس کی رضا کی کوشش کرے۔

سرگرمیاں

- مظفر وارثی کے علاوہ کسی اور شاعر کی حمد تلاش کریں اور اسے اپنی کاپی میں لکھیں۔
- تمام طلبہ گروپ کی صورت میں اس حمد کی دُرست آہنگ کے ساتھ بلند خوانی کریں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ حمد اور مناجات میں کیا فرق ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو مظفر وارثی کے بارے میں بتائیں اور ان پر واضح کریں کہ اُردو حمدیہ و نعتیہ شاعری میں ان کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔

studyplusplus.com (study++)

۳۔ اساتذہ طلبہ کو حمد یہ شاعری کی روایت کے بارے میں بھی بتائیں۔

۴۔ اساتذہ طلبہ پر ''جس نے کی جستجو، مل گیا اس کو تُو'' کا مفہوم واضح کریں۔

۵۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ستارے اور سیارے میں کیا فرق ہے۔ سورج ایک ستارہ اور زمین ایک سیارہ ہے اور اس نظام کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

ستارے اور سیارے میں فرق

ستارے

ستارے وہ عظیم جسم ہیں جو اپنی روشنی اور حرارت خود پیدا کرتے ہیں۔ یہ جوہری عمل کے ذریعے توانائی پیدا کرتے ہیں اور اپنی روشنی اور گرمی سے خلا کو روشن کرتے ہیں۔ سورج ایک ستارہ ہے، جو ہمارے نظامِ شمسی کا مرکز ہے اور زمین سمیت دیگر سیاروں کو روشنی اور حرارت فراہم کرتا ہے۔

سیارے

سیارے وہ اجرامِ فلکی ہیں جو اپنے محور پر گردش کرتے ہیں اور ستاروں کے گرد مدار میں چکر لگاتے ہیں۔ سیارے اپنی روشنی خود پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ ستاروں کی روشنی منعکس کرتے ہیں۔ زمین ہمارا سیارہ ہے جو سورج کے گرد گردش کرتا ہے۔

نظام کا خالق

یہ تمام نظام، ستارے، سیارے اور خلا اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اپنی حکمت اور طاقت سے پیدا کیا اور یہ نظام پوری کائنات میں چل رہا ہے۔

studyplusplus.com(study++)